از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف بہار

بنام

شری راجیندر را اگر اوالا

تاریخ فیصلہ: 18 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973:

دفعہ 482-عدالت عالیہ کے موروثی اختیارات-استعمال کرنا— مجسٹریٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 414 کے تحت جرم کا نوٹس لے رہے ہیں-عدالتِ عالیہ نے حکم کو کالعدم قرار دیا- قرار پایا کہ، عدالت عالیہ نے شواہد کی تعریف کرنے میں اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا اور کہا کہ پہلی نظر میں کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا تھا۔

پولیس کو B.C.C.L میں استعمال ہونے والی ٹریک ٹرالی کے ٹکڑوں سے بھرا ایک ٹرک ملا۔ ڈرائیور نے بتایا کہ ٹرک مدعاعلیہ کی فیکٹری سے لادا گیا تھا، اور سامان ایک کمپنی نے خریدا تھا۔ لین دین سے متعلق کوئی دستاویزات پیش نہیں کی گئیں۔ ڈیوٹی آفیسر نے ایک رپورٹ تیار کی جسے ابتدائی اطلاعی رپورٹ سمجھا گیا۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 414 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ تفتیش مکمل ہونے پر مدعاعلیہ اور پانچ دیگر اں کے خلاف مجسٹریٹ کے سامنے فرد قرار داد جرم دائر کی گئی، جس نے جرم کا نوٹس لیا۔ مدعاعلیہ نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت عدالت عالیہ میں درخواست دائر کی جس میں نوٹس کے حکم کو کالعدم قرار دینے کی اسدعا کی گئ۔ عدالت عالیہ نے عرضی کو منظور کر لیا۔ نالاں ہو کر ریاست نے اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دینا اور عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: 1.1. مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت عدالت کے موروثی اختیار کو بہت کم اور احتیاط سے صرف اس صورت میں استعمال کیا جانا چاہیے جب عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ واضح ناانصاف ہو گا یا عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہو گا اگر اس طرح کے اختیار کا استعمال نہیں کیا گیا۔ جہاں تک مجسٹریٹ کے نوٹس کے حکم کا تعلق ہے، موروثی اختیار کا استعمال اس وقت کیا جا سکتا ہے جب ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں لگائے گئے الزامات یا تحقیقات کے دوران جمع کیے گئے دیگر مواد کے ساتھ مل کر شکایت، جو ان کی اصل قیمت پر لی گئی ہو، مبینہ جرم کا حامل نہ ہو۔ اس مرحلے پر عدالت کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ شواہد کو منتقل کرے یا شواہد کی تعریف کرے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ کوئی اولین مقدمہ نہیں بنا ہے۔

1.2. مقدمے میں دائر فرد قرار داد جرم اور ابتدائی اطلائی رپورٹ کی جانچ پڑتال پر، یہ واضح ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ نے شواہد کی تعریف کرنے کی کوشش کر کے اور اس نتیجے پر پہنچ کر کہ کوئی جرم نہیں بنایا گیا ہے، اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا۔ عدالت عالیہ کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت اپنے موروثی اختیار کو استعمال کرنے میں مکمل طور پر بلا جواز قرار دیا گیا تاکہ ابتدائی اطلائی رپورٹ میں لگائے گئے نوٹس کو کالعدم قرار دیا جا سکے اور فرد قرار داد جرم میں مذکور مواد جہاں تک مدعا علیہ کا تعلق ہے، دفعہ 414، مجموعہ تعزرات ہند کے تحت جرم ثابت ہوتا ہے۔

مسز روپن دیول بجاج و دیگر بنام کنور پال سنگھ گل و دیگر جے ٹی (1995) 7 ایس سی 299 پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 66، سال 1996۔

فوجداری متفرق نمبر 475، سال 1992 (R) میں پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 5.3.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے بی بی سنگھ۔

مدعا علیہ کی طرف سے یو آر للت، ای سی ودیا ساگر اور امتیاز احمد۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا

جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹس

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

اجازت دی گئی۔

ریاست کی طرف سے یہ اپیل پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 5.3.1992 کے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے، جس کے ذریعے عدالت عالیہ نے حکم کو کالعدم قرار دیا ہے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 414 کے تحت مدعاعلیہ کے خلاف نوٹس لیا گیا۔

دھنباد پولیس تھانے کے سب انسپکٹر پولیس شری ادھی سنگھ 8.1.1992 پر پولیس تھانہ میں ڈیوٹی پر تھے۔ شام 5 بج کر 15 منٹ پر دو کانسٹیبل ایک ٹرک لے کر آئے جس کا رجسٹریشن نمبر ایچ آر ایکس-3125 تھا، اس کے ڈرائیور، خالسی اور دو دیگر افراد کے ساتھ اور اطلاع دی کہ انہوں نے ٹرک کو تیزی سے آتے ہوئے اور ریلوے گیٹ کو عبور کرتے ہوئے دیکھا اور گاڑی کو روکنے کے لیے کہنے کے باوجود رکے نہیں۔ اس لیے انہوں نے گاڑی کا پیچھا کیا اور کچھ دیر بعد اسے روک دیا اور پتہ چلا کہ ٹرک لوہے کے پٹریوں کے ٹکڑوں سے بھرا ہوا ہے جو کہ B.C.C.L کی ملکیت تھی۔ دستاویزات کے بارے میں ان کی پوچھ گچھ پر چالان کی ایک نقل دکھائی گئی لیکن کچھ غلط ہونے کا شبہ کرتے ہوئے وہ ٹرک کو افراد کے ساتھ پولیس تھانہ لے آئے۔ اس کے بعد سب انسپکٹر نے جانچ پڑتال کرتے ہوئے پایا کہ ٹرک میں لدے ہوئے زیادہ تر لوہے ٹریک ٹرالی کے ٹکڑے تھے جو B.C.C.L میں استعمال ہوتے تھے۔ شک میں سب انسپکٹر نے ڈرائیور سے پوچھا جس نے بتایا کہ ٹرک راجندر اگروالا کی فیکٹری سے لادا گیا ہے، اس اپیل میں مدعاعلیہ اور سریدھلا میں ایسوسی ایٹ آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی کے مالک سریندر اگروالا نے وہی خریدا ہے۔ لیکن وہ کوئی دستاویز پیش نہیں کر سکے۔ اس لیے انہوں نے پولیس تھانہ کے انسپکٹر کم آفیسر انچارج کو ایک رپورٹ پیش کی جس میں الزام لگایا گیا کہ ملزم افراد تعزیرات ہند کی دفعہ 414 کے تحت جرم کے مرتکب ہیں اور مذکورہ رپورٹ کو ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے طور پر مانا گیا۔ تفتیش کے بعد مدعاعلیہ اور پانچ دیگر افراد کے خلاف 21.1.1992 پر فرد جُرم دائر کی گئی۔ جی آر کیس نمبر 107، سال 1992 میں، فاضل مجسٹریٹ نے پولیس کی طرف سے جمع کرائے گئے کاغذات اور دیگر تمام متعلقہ مواد کو دیکھنے کے بعد 1.2.1992 پر زیر بحث جرم کا نوٹس لیا۔ اس کے بعد مدعاعلیہ نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت عدالت کے دائرہ اختیار کو مدعو کرتے ہوئے رانچی بنچ میں پٹنہ عدالت عالیہ میں درخواست دائر کی جس میں نوٹس کے حکم کو کالعدم قرار دینے کی درخواست کی گئی اور مذکورہ درخواست کو فوجداری مقدمہ نمبر 475، سال 1992 کے طور پر درج کیا گیا۔ جہاں تک مدعاعلیہ کا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تعلق ہے مجسٹریٹ کے ذریعے لیے گئے نوٹس کو کالعدم قرار دیتے ہوئے فاضل جج نے متنازعہ حکم کے ذریعے ریاست نے اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔

ریاست کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر بی سنگھ نے دلیل دی کہ عدالت عالیہ نے ریکارڈ پر موجود شواہد کی تعریف کرنے کی کوشش کرکے اور اس کے بعد یہ نتیجہ ریکارڈ کرکے کہ کوئی اولین مقدمہ نہیں بنایا گیا ہے، مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا۔ مسٹر سنگھ نے مزید دلیل دی کہ اس عدالت کی طرف سے واضح طور پر تسلیم شدہ اصول کے باوجود کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 482 کے تحت اختیارات کا استعمال بہت کم اور محتاط طریقے سے کیا جانا چاہیے اور صرف اس صورت میں جب عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہوا ہے، لیکن اس معاملے میں فاضل جج نے اپیل کی عدالت کے طور پر نوٹس کے حکم کی قانونی حیثیت کا جائزہ لیا اور اس طرح عدالت عالیہ کا حکم قانون میں غیر مستحکم ہے۔ دوسری طرف مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر یو آر للت نے دلیل دی کہ عدالت عالیہ نے مواد کی جانچ پڑتال کی اور اس نتیجے پر پہنچی کہ ریکارڈ پر موجود مواد تعزیرات ہند کی دفعہ 414 کے تحت جرم نہیں بناتا، عدالت نے نوٹس کے حکم کو کالعدم قرار دینے میں مکمل طور پر جواز پیش کیا اور اسی حکم میں اس عدالت کو مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

اس عدالت نے کئی مقدمات میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت عدالت کے موروثی اختیار کو بہت کم اور احتیاط سے تب ہی استعمال کیا جانا چاہیے جب عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ ظاہر ناانصاف ہوگا یا عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہوگا، اگر اس طرح کے اختیار کا استعمال نہیں کیا گیا۔ جہاں تک مجسٹریٹ کے ذریعے نوٹس کے حکم کا تعلق ہے، موروثی اختیار کا استعمال اس وقت کیا جا سکتا ہے جب ابتدائی اطلاع رپورٹ میں لگائے گئے الزامات یا شکایت کے ساتھ ان کی اصل قیمت پر کی گئی تحقیقات کے دوران جمع کیے گئے دیگر مواد مبینہ جرم کا حامل نہ ہوں۔ اس مرحلے پر عدالت کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ شواہد کو منتقل کرے یا شواہد کی تعریف کرے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ کوئی اولین مقدمہ نہیں بنا ہے۔ اس عدالت کے ایک حالیہ فیصلے میں جس پر ہم میں سے ایک (عزت مآب کے راماسوے، جسٹس) ایک رکن تھا جو مسز روپن دیول بجاج و دیگر بنام کنور پال سنگھ گل و دیگر جے ٹی 1995 (7) ایس سی 299 میں پہلے فیصلے کے بعد قرار دیا گیا ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

'اس طرح یہ طے شدہ قانون ہے کہ عدالت عالیہ کے موروثی اختیارات کا استعمال ایک غیر معمولی ہے۔ ابتدائی اطلائی رپورٹ / فرد قرار داد جرم / شکایت کی جانچ پڑتال شروع کرنے سے پہلے عدالت عالیہ کو بہت احتیاط برتنی چاہیے۔ یہ فیصلہ کرنے میں کہ آیا یہ مقدمہ اپنے آغاز میں استغاثہ کو روکنے کے لئے نایاب ترین مقدمات میں سے ایک ہے، اسے پہلے اس معاملے کی گرفت میں آنا ہوگا کہ آیا الزامات جرم ہیں یا نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ابتدائی اطلائی رپورٹ صرف مشینری کو منتقل کرنے اور قابل شناخت جرم کی تحقیقات کرنے کا ایک آغاز ہے۔ تفتیش مکمل ہونے اور فرد قرار داد جرم رکھے جانے کے بعد استغاثہ فرد قرار داد جرم کی حمایت میں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 161 کے تحت درج گواہوں کے بیانات پیش کرتا ہے۔ اس مرحلے پر عدالت کا کام استغاثہ کے مقدمے کے فائدے اور نقصانات کا جائزہ لینا یا ان توضیعات کی سختی سے تعمیل کی ضرورت پر غور کرنا نہیں ہے جو لازمی سمجھی جاتی ہیں اور اس کی عدم تعمیل کا اثر ہے۔ یہ مقدمہ ختم ہونے کے بعد کیا جائے گا۔ عدالت کو پہلی نظر میں فرد قرار داد جرم کے دعووں اور ریکارڈ پر موجود گواہوں کے بیانات سے اس کی حمایت میں غور کرنا ہوگا کہ آیا عدالت اس ثبوت پر جرم کا نوٹس لے سکتی ہے اور مقدمے کی سماعت کے ساتھ آگے بڑھ سکتی ہے۔ اگر یہ اس نتیجے پر پہنچ جاتا ہے کہ کوئی قابل شناخت جرم نہیں بنایا گیا ہے تو فرد جُرم کو منسوخ کرنے کے علاوہ مزید کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ لیکن صرف غیر معمولی معاملات میں، یعنی بدنیتی کے نایاب ترین معاملات میں شکایت درج کرنے میں مجرم کے نجی انتقام کے عمل کو ختم کرنے کے لیے کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے یا ابتدائی اطلائی رپورٹ خود کسی قابل شناخت جرم کا انکشاف نہیں کرتی ہے-عدالت اس پر غور شروع کر سکتی ہے اور اختیارات کا استعمال کر سکتی ہے۔

جب دفعہ 482 کے تحت دادرسائی دستیاب ہوگا، تو عدالت عالیہ آرٹیکل 226 کے تحت اپنے غیر معمولی اختیارات کا استعمال کرنے سے نفرت اور محتاط ہوگی کیونکہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 482 کے تحت موثر دادرسائی دستیاب ہے۔ جب عدالت دفعہ 482 کے تحت اپنے موروثی اختیارات کا استعمال کرتی ہے تو بنیادی غور صرف یہ ہونا چاہیے کہ آیا اختیارات کا استعمال انصاف کے مقصد کو آگے بڑھائے گا یا یہ عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہوگا۔ جب تفتیشی افسر ثبوت اکٹھا کرنے میں کافی وقت گزارتا ہے اور عدالت کے سامنے فرد قرار داد جرم رکھتا ہے، تو فرد قرار داد جرم کو کالعدم کرنے کے لیے موروثی اختیار کا استعمال کرکے مزید

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

کارروائی کو شارٹ سرکٹ نہیں کیا جانا چاہیے۔ سماجی استحکام اور نظم وضبط کو مجرم کے خلاف کارروائی کے ذریعے منظم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ مجموعی طور پر معاشرے کے خلاف جرم ہے۔ موروثی طاقت کا استعمال شروع کرنے سے پہلے اس بنیادی اصول کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔

مذکورہ بالا متعین مقدار کو ذہن میں رکھتے ہوئے اگر ہاتھ میں موجود مقدمے میں دائر فرد جُرم اور ابتدائی اطلاعی رپورٹ کی جانچ کی جاتی ہے اور عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کی جانچ کی جاتی ہے، تو یہ نتیجہ ناقابل تلافی ہو جاتا ہے کہ عدالت عالیہ شواہد کی تعریف کرنے کی کوشش کرکے اور اس نتیجے پر پہنچ کر کہ کوئی جرم نہیں بنایا گیا ہے، اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کر گئی۔ ریکارڈ پر موجود مواد اور عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کی جانچ پڑتال کرنے پر ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت اپنے موروثی اختیار کو استعمال کرنے میں مکمل طور پر بلاجواز تھی تاکہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں لگائے گئے نوٹس کو کالعدم قرار دیا جاسکے اور فرد جُرم میں مذکور مواد جہاں تک مدعاعلیہ کا تعلق ہے، تعزیرات ہند کی دفعہ 414 کے تحت جرم ثابت ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا بنیاد پر فوجداری متفرق نمبر 475، سال 1992 میں منظور کردہ عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے اور اس اپیل کی اجازت ہے۔ مجسٹریٹ کو مدعاعلیہ کے خلاف مقدمہ چلانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ مدعاعلیہ اب مجسٹریٹ کے سامنے فوری طور پر پیش ہو سکتا ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document